REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP. 3.

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۹

شمارہ ۱۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر

محمد انعام غوری

شرحِ چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۴۵ روپے

فی پرچہ ۴۰ پیسے

Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۶ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہو رہی ہے۔ مگر ابھی گردوں میں انفکشن ہے اور ضعف بھی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۴ شہادت (اپریل) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی حیدرآباد و مدراس وغیرہ کے دورہ پر ہیں اور تازہ اطلاع کے مطابق بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں، الحمد للہ۔

یکم جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ — ۱۷ شہادت ۱۳۵۹ ہش — ۱۷ اپریل ۱۹۸۰ء

خیلٌ للرحمان کلب کے زیرِ اہتمام

دارالہجرت ربوہ میں چھٹے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا انعقاد

ملک کے مختلف علاقوں سے ۹۲ گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کی شمولیت

نیزہ بازی، انفرادی و اجتماعی دوڑ، شتری چال، دُلکی چال اور دیگر دلچسپ مقابلے

ربوہ - ۱۹ امان (مارچ) گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا مقصد یہ ہے کہ احمدی گھوڑسواری کی ایسی مہارت پیدا کریں کہ اگر انہیں اشاعت و غلبۂ اسلام کی مہم کے دوران کسی ملک میں اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قریہ قریہ اور گلی گلی بیک وقت سینکڑوں میل تک پہنچانا پڑے تو گھوڑا اور گھوڑ سوار نہ صرف یہ کہ تھکن محسوس نہ کریں بلکہ مزید سفر کرنے کے لئے بے تاب ہوں۔

ان خیالات کا اظہار مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب چک نمبر ۴۷ جنوبی نے کیا وہ آج تعلیم الاسلام کالج کے سامنے واقع گراؤنڈ میں خیل للرحمان کلب کے زیرِ اہتمام چھٹے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا افتتاح کر رہے تھے۔ اس ٹورنامنٹ میں امسال ۹۲ گھوڑے حصہ لے رہے ہیں۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب پچھلے ٹورنامنٹ میں اوّل رہے تھے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو گھوڑسوار پچھلے ٹورنامنٹ میں جیتے گا وہ آئندہ ٹورنامنٹ کا افتتاح کرے گا۔ مکرم ناصر احمد صاحب نے اس ٹورنامنٹ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمارا گھوڑ دوڑ کروانے کا مقصد کوئی دنیاوی جاہ و حشمت نہیں ہے۔ اور نہ ہی محض میلہ کی حیثیت اس کو دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی کا مقصد یہی ہے کہ خدا کے لئے ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا اور سواری کرنا ہو۔ اور ایسے ہی گھوڑوں کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ہے کہ ان کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و برکت وابستہ ہے۔ اور اللہ نے بھی ایسے گھوڑوں اور گھوڑسواروں کی عظمت کی قسم کھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا کرے کہ ان ہستیوں کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

اس کے بعد چوہدری ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اور یوں چھٹے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا افتتاح ہوا۔ سب سے پہلے مارچ پاسٹ ہوا جس کی سلامی چوہدری ناصر احمد صاحب نے لی۔ یہ گھوڑے ربوہ۔ مانگٹ اونچے۔ چک منگلا۔ فیصل آباد۔ اور ضلع سرگودھا کے کئی دیہات سے آئے ہیں۔ سب سے پہلے جو مقابلہ جات ہوئے ان کے مہمانِ خصوصی خیلٌ للرحمان کلب کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تھے۔

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے پروگراموں میں ۶۰۰ گز کی دوڑ۔ انفرادی نیزہ بازی۔ اجتماعی نیزہ بازی۔ شتری، دُلکی چال کا مقابلہ۔ چھلانگیں۔ کراس کنٹری ریس۔ اور دوڑ اطفال شامل ہے۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۹-۲۰-۲۱ ر یعنی بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کو جاری رہا۔ آخری دن ٹورنامنٹ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے۔ اور انہیں ایک بصیرت افروز خطاب سے سرفراز فرمایا۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا ملخص صفحہ ۳ پر دیا جا رہا ہے)

خیل للرحمان کلب کے زیرِ اہتمام گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کے صدر مکرم مولوی محمد الدین صاحب ناز اور سیکرٹری مرزا نصیر احمد صاحب ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۸ ناظمین مقرر کئے گئے ہیں۔ گھوڑوں کی رہائش کے لئے نصرت ہائی سکول کے احاطہ میں عارضی اصطبل بنایا گیا ہے۔ جہاں یہ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے گھوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ اور پھر ان کو مختلف مقابلوں میں شامل کیا جاتا ہے۔

اس ٹورنامنٹ کا مقبول ترین آئیٹم نیزہ بازی ہے۔ اس میں انفرادی نیزہ بازی کے مقابلہ میں ۴۸ گھوڑوں اور ان کے سواروں نے حصہ لیا۔ ان میں سے ۲۹ سیمی فائنل میں پہنچے۔ اور فائنل تک ۲ گھوڑ سوار پہنچے ہیں۔

اس طرح اجتماعی نیزہ بازی کے ابتدائی مقابلہ میں دس سیکشن شامل ہوئے۔ ہر سیکشن چار گھوڑوں پر مشتمل ہے۔ یہ تمام سیکشن سیمی فائنل میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد مزید مقابلوں کے نتیجہ میں ۴ سیکشن سیمی فائنل میں پہنچ سکے۔ دوسرے دن

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان اور ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی توفیق دے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ شہادت ۱۳۵۹ ہش

سالِ رواں کے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کا آخری مرحلہ

عظیم تر مقاصد کا حصول تاریخِ کائنات کے ہر دور میں عظیم ترین قربانیوں اور ایثار کا متقاضی رہا ہے۔ زندہ اور فعّال قوموں کی اجتماعی زندگی اور اُن کے عروج و کمال کی داستانیں اس حقیقت پر شاہدِ ناطق ہیں کہ جس قدر جلیل القدر مقاصد کے حصول کو ان اقوام نے اپنا مطمحِ نظر بنایا، اُسی مناسبت سے قربانی و ایثار کے میدان میں بھی انہیں پیش قدمی اختیار کرنا پڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے دورِ اوّل کی تاریخ کے وہ سنہری اوراق جو ہر مسلمان کے لئے سرمایۂ عزّ و شرف کی حیثیت رکھتے ہیں، اُن میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ اجتماعی زندگی اور قربانی و ایثار کے میدان میں اُن کا قائم کردہ بلند ترین معیار مسلسل جدّ وجہد اور پیہم ایثار و قربانی کا ایک ایسا قابلِ رشک مرقع نظر آتا ہے، جو اپنے حُسن و دلکشی اور حرارتِ ایمانی سے آج بھی ہزاروں مایوس دلوں اور خوابیدہ ذہنوں کو نئی تازگی و تابندگی بخشنے کے لئے کافی ہے۔

غور طلب امر یہ ہے کہ آخر وہ کونسا عظیم مقصد تھا جس کے حصول نے دینِ حق کے ان جاں نثاروں کو ہر قسم کے آرام و آسائش سے بیگانہ وش رکھ کر ہمہ وقت سر بکف اور کفن بر دوش بنائے رکھا۔ اور وہ کون سی دلی تڑپ تھی جس کی تسکین کی خاطر راہِ صداقت کے یہ متوالے ہر آن کفر و معصیت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں سے برسرِ پیکار رہے ؟؟ بجز ! ایک ہی تڑپ تھی اور فقط ایک ہی خواہش کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے، خدائے قادر و توانا کی وہ مخلوق جو اپنے خالقِ حقیقی سے رشتۂ عبودیت منقطع کر لینے کے نتیجہ میں شرک والحاد اور گناہ و معصیت کی دبیز و کہنہ تاریکیوں میں سرگرداں ہے، راہِ راست پر آجائے۔ اور جبودانِ باطلہ کی غلامی کے جُوئے کو اپنی گردنوں سے اُتار کر خدائے واحد و یگانہ کی آغوشِ رحمت میں سما جائے ——— !! پھر سرفروشانِ اسلام کی یہ بے لوث قربانیاں کس رنگ میں بار آور ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی قابلِ صد رشک مساعی کو کس طور سے نوازا ؟ اسلامی تاریخ کے اس ایمان افروز باب کا مطالعہ نہ صرف آج کے بے حس اور خوابیدہ ذہن مسلمان کے ضمیر کو ہی بیدار کرنے کے لئے کافی ہے بلکہ اسلام کے اشد ترین مخالف کے دل میں بھی اپنی عظمت و شوکت کے انمٹ نقوش ثبت کئے بغیر نہیں رہتا۔

بلاشک تاریخِ اسلام کے ان تمام ایمان افروز واقعات میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس ازلی و ابدی قانون کی کارفرمائیاں جلوہ گر نظر آتی ہیں کہ :-

یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ ——— (ترمذی جلد ۲)

یعنی جب کسی قوم کی مساعی اور قربانیاں اجتماعیت کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں تو خواہ وہ اپنی کیفیت و کمیت کے اعتبار سے کتنی ہی حقیر اور معمولی کیوں نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی غیبی تائیدات اُن میں خارقِ عادت برکت ڈال دیتی ہیں ——— اور قانونِ قدرت کی یہ کرشمہ سازیاں آج بھی اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ کائناتِ عالم کے ذرّے ذرّے میں جلوہ گر ہیں۔ مگر اُن کا مشاہدہ کرنے کے لئے اوّلین شرط یہی ہے کہ انسان اپنی بے مائیگی اور تہی دامنی کے باوجود عمل و ایثار کے میدان میں قدم مارنے میں پہل اختیار کرے۔ چنانچہ اسی امر کی جانب حق باری تعالیٰ کا یہ ارشاد ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ :-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آل عمران: ۹۳)

یعنی جس طرح تم کسی دُنیوی مقصد کو صحیح کوشش و ایثار کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح رُوحانی رفعتوں اور سربلندیوں کا حصول بھی تمہارے لئے اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک اُن کی خاطر تم اپنے محبوب ترین علائق اور مفاداتِ دنیوی کو خدا کی راہ میں قربان نہیں کر دیتے ——— !!

موجودہ پُر فتن اور پُر آشوب دور میں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ کی غلامی و اتباع کے نتیجہ میں نہ صرف ایک عظیم رُوحانی جہاد میں شمولیت کے بیش بہا مواقع مُہیا کئے ہیں۔ بلکہ ہماری غایت درجہ بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود ہمیں یہ سعادت بھی عطا فرمائی ہے کہ اس راہِ جہاد میں اپنی حقیر ترین قربانیاں پیش کرکے ہم اُس کے بے کراں افضال و برکات کے مورد بھی بن رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک الاحسان العظیم۔ تبلیغ و اشاعتِ دین کا یہ عظیم رُوحانی جہاد اپنی تکمیل کے لئے ہم سے کس نوع کی قربانیوں کا متقاضی ہے اور وہ قربانیاں اپنی ذات میں کس قدر اہمیت کی حامل ہیں، ان ہر دو اُمور کا اندازہ حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

"جب ہم علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمیں خُدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارے میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اور قربانی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وُہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پُوری کر دے گا......... ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی، اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔"

(پیغام برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء)

امام ہمام ایدہ اللہ الودود کا یہ رُوح پرور ارشاد ہمارے سامنے اس حقیقت کو واشگاف کر رہا ہے کہ غلبۂ اسلام کی یہ بابرکت مُہم اپنے اندر ایک ایسے عظیم اور اہم بالشان مقصد کو لئے ہوئے ہے جسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دینے کی توفیق پالینا کسی بھی سعادت سے کم نہیں۔ اور چونکہ لازمی و دیگر چندہ جات تبلیغ و اشاعتِ دین کی اس بابرکت مہم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان کی باشرح اور بروقت ادائیگی کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔

"نظارت بیت المال آمد" کی جانب سے بدر کے گزشتہ شمارے میں شائع ہونے والا اعلانیہ احبابِ جماعت کی نگاہ سے ضرور گزر چکا ہوگا۔ اس اعلانیہ میں نظارت نے دورانِ سال لازمی چندہ جات کی رفتارِ وصولی کا جو اجمالی جائزہ پیش کیا ہے وہ جہاں ہمارے لئے غایت درجہ دل خوش کن ہے، وہاں کسی قدر فکر و تشویش کا پہلو بھی لئے ہوئے ہے ——— ہمیں یہ جان کر دلی مسرت ہوتی ہے کہ جماعت کے بیشتر احباب نے اس ضمن میں اپنی عظیم جماعتی ذمہ داریوں کا بخوبی احساس کرتے ہوئے اپنے مخلصانہ وعدوں کو بتمام و کمال پُورا کرنے کی مومنانہ سعی کی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تاہم اس کے ساتھ ہی ایک برائے نام او محدود سی تعداد ایسے احباب کی بھی ہے جو اپنی کسی جائز مجبُوری یا محض غفلت اور وقتی کمزوری کے باعث ہنوز اپنے وعدوں کو پُورا نہیں کر پائے ہیں۔ ایسے احباب کی تعداد خواہ کتنی بھی محدود کیوں نہ ہو، بہرحال اُن کی طرف سے لازمی چندہ جات کی بروقت ادائیگی نہ ہونے سے اوّلاً صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ آمد و خرچ کا اور پھر اس کی پاداش میں جماعت کے اہم تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی منصوبوں کا متاثر ہونا لازمی ہے۔ اور ہم کسی صورت میں بھی یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ کوئی مخلص احمدی اپنے لئے اس امر کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گا کہ محض اُس کی کسی ذاتی کمزوری و غفلت شعاری کے نتیجہ میں تمام مخلصینِ جماعت کی اجتماعی قربانیاں متاثر ہوں اور یوں اس کا وجود تبلیغ و اشاعتِ دین کی مہم میں ممد و معاون بننے کی بجائے سدِّ راہ بن جائے ——— !!

پس اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں، ہم ایسے تمام احباب کے جذبۂ خلوص و ایثار سے قوی توقع رکھتے ہیں کہ وہ موجودہ مالی سال کے اختتام سے پہلے پہلے اپنے ذمہ لازمی و دیگر چندہ جات کے جملہ بقایاجات فوری طور پر بے باق کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ دل کا ایک والو بند ہونے کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ اور بزرگانِ کرام کی راہنمائی کے مطابق انہیں علاج اور ابتدائی ٹیسٹ کے لئے مدراس بھیجا جا رہا ہے۔ جہاں اُن کے آپریشن کے تعلق میں بھی فیصلہ ہوگا۔ بزرگانِ کرام اور احبابِ جماعت کی خدمت میں خصوصی طور پر اُن کی صحتِ کاملہ اور کامیاب علاج و آپریشن کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے اور ہماری تمام پریشانیاں دُور کر کے بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

احمدی احباب گھوڑے اس لئے پالیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پالتے تھے

ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے اس لئے گھوڑوں سے پیار بھی لازمی ہے

اپنی آنے والی نسلوں پر مہربانی کرکے گھوڑوں کا انتظام کریں

چھٹے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ ۱۲ اپریل (نامہ نگار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احمدی احباب گھوڑے اس لئے پالیں کہ ہمارے پیارے آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھوڑے پالتے تھے۔ اور ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے سے بہت پیار کیا تھا اور اگر محمدؐ کا پیار ہمارے دلوں میں ہے تو پھر ہمارے لئے گھوڑوں سے پیار بھی لازمی ہے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ الودود نے یہ ارشادات چھٹے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمائے۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۹ تا ۲۱ مارچ [illegible] تعلیم الاسلام کالج کے سامنے والی وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے ساتھ برکات وابستہ ہیں۔ ان برکات کے حصول کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قدم اٹھایا وہ بڑا عظیم قدم ہے حضور نے [illegible] سارے [illegible] علیہ وسلم کا نام [illegible] دیکھتے حضور نے [illegible] سارے مغربی مصنفین نے یک زبان ہو کر کہا ہے کہ عرب گھوڑے [illegible] پائی جاتی ہیں [illegible] اور اس کی خصوصیت [illegible] پائی جاتی ہے مستند تاریخ میں [illegible] گھوڑی [illegible] بغیر کھائے پیئے مسلسل دو دن تک دوڑتی رہی [illegible] (STEMINA) ہے [illegible] خوراک سے کھانے سے زیادہ پیار نہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو بھی کھانے سے زیادہ پیار نہیں تھا جو تھوڑا بہت کھاتے تھے اس سے اللہ کی برکات حاصل کرتے تھے اور یہی کیفیت عرب گھوڑوں میں پیدا کر دی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نسل انسان سے بہت پیار کرنے والی ہے۔ عرب دنیا میں گھوڑے کو بچے کی طرح گھر کا فرد بنا کر پالا جاتا تھا اور اسے اتنا مانوس کیا جاتا تھا کہ اگر ایک چھ سات سال کا بچہ اپنی ایک تین سال کی بہن سدھائے ہوئے گھوڑے پر بٹھا دے تو جب تک وہ بچی بیٹھی رہے گی وہ گھوڑا ٹانگ بھی نہیں ہلائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس گھوڑے کی تعریف میں بڑی ضخیم کتب لکھی گئی ہیں ایک کتاب میں جو کہ یورپ میں لکھی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ دوڑ میں دو گھوڑوں کے درمیان ایک عرب تھا دوسرا زمین کا جو کہ مانا ہوا تھا جو کہ گھوڑے فاصلہ تک تیز دوڑ سکتا تھا ان کے راستہ میں ایک میدان تھا پھر پہاڑی کی چڑھائی تھی کتاب کی مصنفہ ایک جرمن عورت [illegible] لکھتی ہے ...... کہ دو گھوڑے دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں کہ گھوڑا [illegible] وہ پہاڑی پر ایک مضبوط شہتیر کی طرح چڑھتا گیا اور اس کے پیچھے عرب گھوڑا آیا اور شاں کر کے پاس سے [illegible] گیا جیسے کمان سے تیر نکل رہا ہو اور اس کو کوئی زور نہیں لگانا پڑتا اس کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ دنیا بھر میں عرب گھوڑے کے سوا کوئی گھوڑا نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کے نتیجہ میں اور آپؐ کی اتباع میں ہم نے یہ کوشش کی کہ عرب گھوڑے [illegible] مگر اس میں کامیابی نہیں ہوئی ایک تھا بھی لیکن مر گیا۔ مگر اپنی نسل چھوڑ گیا۔ بنت نسیم بڑی خوبصورت گھوڑی ہے۔ سنہری رنگ کی بڑی پیار کرنے والی گھوڑیاں ہیں۔ بڑی ہمت والی صبر کرنے والی۔ تکلیف برداشت کرنے والی جو خواص مسلمانوں میں پائے جاتے تھے وہ انہوں نے اپنے گھوڑوں میں بھی پیدا کر دیئے۔ عرب گھوڑوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور مسلمانوں نے ان سے پیار کیا۔ ماسکو جو کہ آجکل روس کا دارالحکومت ہے یہ امیر تیمور کے وقت میں اس کی عظیم سلطنت کے ایک صوبے کا دارالخلافہ تھا اور یہ اس کے مرکز تاشقند وغیرہ سے پانچ چھ سو میل دور تھا جہاں سے عربی گھوڑے [illegible] کر دیتے تھے۔

حضور نے گھوڑے پالنے اور گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ منعقد [illegible] کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو سکیم شروع کی گئی ہے اس میں ابھی [illegible] دیکھ رہا ہوں کہ بعض گھوڑوں میں عرب خون نظر آ رہا ہے عرب گھوڑے کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کی دم چلتے ذرا اوپر اٹھی ہوتی ہے جیسے خود سحر گھوڑی آپ لوگوں نے دیکھی مور پنکھ کی طرح اس کی دم اٹھی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں کہ عرب گھوڑا پالیں حضور نے فرمایا اس سکیم میں بہت سی برکات وابستہ ہیں اب تو زمانے نے ایسا رخ پلٹا ہے کہ شاید چالیس پچاس سال کے بعد کوئی آدمی ایسا ہوگا جس کو موٹر کی سواری نصیب ہوگی اس لئے اپنی نسلوں پر مہربانی کر کے گھوڑوں کا انتظام کریں۔

حضور نے ٹورنامنٹ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑے دیکھ کر اور ان کے سوار دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اس میں بہت برکات ہیں۔

حضور نے گھوڑوں کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑا دلیر بھی بناتا ہے انسان کو حضور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ جب میں انگلستان میں تھا تو ہم گھوڑوں کا ایک پروگرام دیکھنے گئے یہ گھوڑوں کی جمپنگ کا پروگرام تھا ایک دس گیارہ سال کی لڑکی ایک گھوڑے پر سوار جمپ لگانے آئی تو گھوڑا دوڑتے ہوئے جمپ کے مقام پر آ کر اپنے پیروں پر رک گیا لڑکی [illegible] گھوڑے پر سے اچھلی اور اڑ کر سامنے جا کر سر کے بل گری اور بے ہوش ہو گئی فوراً فرسٹ ایڈ دی گئی اور اس بچی کے بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے اٹھا کر لا رہے تھے کہ اس کو ہوش آیا اور ایک دم وہ ہاتھ چھڑا کر بھاگی اور سیدھی آ کر گھوڑے پر سوار ہوئی اور ایک دم میں جمپ لگا گئی تو گھوڑے یہ دلیری بھی پیدا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دلیری مومن مخلص احمدی کا خاصہ ہے بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی [illegible] میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

کہ تمہارے دل میں کسی کا ڈر پیدا نہ ہو [illegible] ترکیب گھوڑا [illegible] گھوڑا عربی ہو تو اچھا ہے۔ حضور نے گھوڑوں کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عربی گھوڑوں کی بعض تصاویر [illegible] دیکھی ہیں جو کہ لڑائی میں [illegible] واقعہ یہ ہے کہ عربی گھوڑے دلیری سے ساتھ مقابل کے نیزے کی انی پر چھلانگیں لگاتے تھے۔ ان کو کوئی ڈر نہیں ہوتا تھا جو مسلمانوں میں دلیری تھی وہ ان میں بھی تھی حضور نے ایک مسلمان بچے کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ پندرہ سولہ سال کی ایک [illegible] تھی اس کا نام [illegible] ایک بڑا دلیر بھائی تھا ضرار [illegible] کے خلاف جنگ ہو رہی تھی [illegible] دیکھا کہ ایک گھوڑ سوار منہ پر ڈھاٹا باندھے ہوئے گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے اور ہاتھ میں نیزہ پکڑے ہوئے گھوڑا دوڑاتا ہوا دشمن کے لشکر کے دائیں [illegible] جائے اور دشمنوں [illegible] مارتے پھر [illegible] بائیں طرف [illegible]

چیر کر کسی کو مار آتے۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ نے اُسے پکارا مگر اس نے سنی اَن سنی کر دی۔ جب خالد نے صفیں درست کر لیں تو اسے بُلایا اور کہا کہ تم نے بہت شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ... بہادر ہو تم اپنا نام تو بتاؤ اپنی شکل تو دکھاؤ تو اس نے جواب دیا میرا نام ہے خولہ اور شکل تم دیکھ نہیں سکتے کیونکہ میں مسلمان لڑکی ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اس قسم کی بچیاں اور اس قسم کے ان کے دلیر بھائی چاہئیے وہ زمانہ اور تھا یہ ٹھیک ہے اس وقت تلوار کی جنگ تھی مگر اب اسلام کے لئے تلوار، بندوق یا ایٹم بم کا زمانہ نہیں اب تو دلائل کے ہتھیار ہیں ہر شخص جو دوسروں تک پیغام حق پہنچانا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر دوسرے شخص سے بات کرے پیار سے اور تحمل سے اسے سمجھائے اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔

حضور نے آخر میں دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی ہماری جماعت کو گھوڑے سے پیار کرنے والا بنائے اس کی برکتیں حاصل کرنے والا بنائے گھوڑے پالنے کی توفیق دے اور ان میں عرب خون دوڑ رہا ہو۔

اس کے بعد حضور نے مختلف مقابلے جیتنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعد ازاں دُعا فرمائی جس کے بعد اس ٹورنامنٹ کا اختتام ہوا۔

اس سے قبل گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر مکرم حمید الدین صاحب ناز نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کا مقصد اشاعت اسلام کی خاطر ہر طرح کے ذرائع اور وسائل کو بروئے کار لانا اور تمام صلاحیتوں کا استعمال کرنا ہے تاکہ وہ برکات حاصل کی جائیں جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر و برکت رکھی گئی ہے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری محمد عاشق حسین صاحب نے کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آخری دن کے پروگرام ملاحظہ کرنے کے لئے ٹھیک ۳ بجے تشریف لائے اور آپ نے ۶۰۰ گز دوڑ فائینل نیزہ بازی انفرادی و اجتماعی فائینل اطفال ریس اور تُرکی چال فائینل کے مقابلہ جات ملاحظہ کئے اور سوا چھ بجے کے قریب حضور دعا کروانے کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں!

محبتِ الٰہی آنحضرت صلعم کی محبت اور استقلال کے ساتھ پیروی سے ہی ملتی ہے

اپنی استعدادوں کی نشوونما کیلئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دو

جماعت احمدیہ گھانا کے ۵۲ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

گھانا (مغربی افریقہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری خدا تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہے اور دوسرا فرض اور ذمہ داری انسان سے متعلق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت ہائے احمدیہ گھانا مغربی افریقہ کے ۵۲ ویں جلسہ سالانہ پر ایک خصوصی پیغام دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا یہ جلسہ ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ جنوری ۱۹۸۰ء کو گھانا کے دار الحکومت سالٹ پانڈ میں سمندر کے کنارے کھلی فضا میں ناریل کے درختوں کے سائے میں منعقد ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے کہ احباب جماعت کبھی اس بات کو نہ بھولیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ ہم سے راضی نہ ہو ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں حضور نے فرمایا کہ دوسرا فرض یہ ہے کہ تم تمام بنی نوع انسان کی بہبودی اور بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور آپ کے تمام اعمال اسی مقصد کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔

یہ پیغام گھانا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب بن آدم نے ربوہ جا کر خود حضور سے حاصل کیا تھا اور انہوں نے ہی یہ جلسہ کے آغاز میں پڑھ کر سنایا۔ پیغام سن کر احباب جماعت نے اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگائے۔

اس پیغام کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النــــــاصر

پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۰ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میں اس موقعہ پر آپ کو ان عظیم ذمہ داریوں کی طرف جو ایک مسلمان اور احمدی ہونے کے لحاظ سے آپ پر عائد ہوتی ہیں توجہ دلاتا ہوں اور تاکید کرتا ہوں کہ آپ ان ذمہ داریوں کو اخلاص، محنت اور استقامت سے ادا کریں۔

آپ کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری خدا تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اپنے خالق کے لئے انکساری اختیار کرو اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرو اور کبھی اس بات کو نہ بھولنا کہ جب تک اللہ تعالیٰ ہم سے راضی نہ ہو ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور استقلال کے ساتھ پیروی نہیں کرتے

تمہارا دوسرا فرض اور ذمہ داری انسان سے متعلق ہے تم بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی کے لئے پیدا کئے گئے ہو آپ کے تمام خیالات اور اعمال اسی مقصد کے حصول کے لئے وقف ہونے چاہئیں آپ میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کی نشوونما کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دے اور ان استعدادوں اور قویٰ کو بنی نوع انسان کے فائدہ اور بہتری کے لئے استعمال کریں یہ مشکل ہے مگر ہم سب کر سکتے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں اور مکمل طور پر اسی کے ہو جائیں اور اسی کے حقیقی بندے بن جائیں۔

میں اس پیغام کو دلی دعاؤں کے ساتھ ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی مسلمان بنائے اور وہ سب کچھ عطا کرے جس کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے پیروکاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح
ربوہ ۲۱۔۱۲ ..."

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی یادگیری کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حیدر آباد شفاخانے میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب (امیر جماعت یادگیری) کی عیادت فرمائی اور ڈاکٹروں سے بھی حالات معلوم کئے معلوم ہوا کہ سیٹھ صاحب کو دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ باوجود اتنی احتیاطوں کے بلڈ پریشر وغیرہ کنٹرول میں نہیں آ رہا سینے اور گلے میں ہلکی ہلکی درد ہے ڈاکٹر بہت فکرمند ہیں ابھی مریض کو وہ ذہنی سکون نہیں ہوا جس کی ضرورت ہے۔ ان کی ملاقاتیں بند ہیں۔

سیٹھ صاحب محترم حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضؓ جیسے بزرگ صحابی کے فرزند ہیں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کو سلسلہ احمدیہ کی بھاری مالی خدمت کے علاوہ تبلیغ اور نیک نمونہ کے ذریعہ اشاعت احمدیت کی توفیق ملی تھی اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب بھی اس جماعت کے ایک عرصہ سے کامیاب امیر جماعت ہیں اور اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مینارۃ المسیحؑ کو سنگِ مرمر سے مڑھنے کا اہم اور تاریخی کام ان کے سپرد ہے جو شروع ہے۔

احباب اس مفید وجود کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

ایک احمدی کا سفرِ حج اور حرم پر ناجائز قبضہ کے چشم دید واقعات

الحاج ظفر عالم خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کو مع والدہ صاحبہ گزشتہ سال یعنی ۱۳۹۹ ہجری میں فریضۂ حج ادا کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ! ۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو خاکسار اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ کانپور سے حج کے سفر کے لئے بمبئی روانہ ہوا۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ ہمارے کاغذات تمام مراحل طے کر کے پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے۔ بمبئی سے جدہ کے لئے روانگی سے قبل غیر متوقع طور پر خاکسار کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور دوسرے بزرگان سے ملاقات کا موقع ملا۔ جو بمبئی کانفرنس میں شرکت کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہر دو بزرگان نے ہمارے لئے دعائیں کیں اور ضروری ہدایات اور راہنمائی فرمائی جس کی ہمیں سخت ضرورت تھی۔

بمبئی سے ہمارا جہاز "نورجہاں" ۱۲ اکتوبر کو روانہ ہونا تھا۔ مگر جہاز کی روانگی میں کسی وجہ سے دو دن کی تاخیر ہوگئی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے بمبئی کانفرنس میں جو ۱۳ اور ۱۴ اکتوبر کو تھی، شرکت کا موقع عطا فرمایا۔ "نورجہاں" جو حاجیوں کو لے جانے والا سب سے بڑا ایئر کنڈیشنڈ بحری جہاز ہے اٹھارہ سو مسافروں کو لے کر روانہ ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے چھت پر انتظام تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے میں اعتراض کر رہے تھے بلکہ نماز کے دوران امام کو پیچھے کھینچ کر خود نماز پڑھانے کی کوشش کرنے لگتے۔ اور اگر کسی سے قرأت میں کوئی غلطی ہو جاتی تو نماز دوبارہ پڑھتے۔ ایک عجیب نظارہ ہمارے بعض نادان مسلمان بھائی اس موقعہ پر پیش کر رہے تھے، جسے دیکھ کر شرم محسوس ہوتی تھی کہ جہاز کا غیر مسلم عملہ ان حرکات کو دیکھ کر کیا اثر لیتا ہوگا۔

جدہ میں ہم لوگ ۲۳ اکتوبر کو پہنچ گئے۔ یہاں عجیب قسم کی افراتفری اور بدانتظامی دکھائی دیتی تھی۔ سامان کسٹم کرانا بھی کارِ دارد تھا۔ مختلف بڑے بڑے ہالوں میں سامان بکھرا پڑا تھا۔ اسی تگ و دو میں رات ہوگئی۔ دو بکسوں اور ایک بستر بند کے علاوہ کوئی چیز کسٹم ہال میں نہیں ملی۔ جبکہ تمام پیسے سوائے اس چیک کے جو ہم لوگوں کو اسٹیٹ بنک سے ملا تھا اور میری جیب میں تھا، کچھ بھی نقدی یعنی ڈالر وغیرہ جو کہ بمبئی سے ہم لوگوں کو فی حاجی

دو دو سو روپیہ دیئے گئے، نیز ناشتے اور کھانے اور تمام ضروری سامان کے بیگ وغیرہ سب غائب تھے۔ یہاں سے سارا سامان مدینۃ الحجاج پہنچ گیا۔ میں نے سٹیٹ بنک کا چیک کیش کروایا اور ایک ہوٹل میں کھانا کھایا۔ معمولی نوعیت کے کھانے کے گیارہ ریال یعنی ہمارے سکے کے مطابق ساڑھے ستائیس روپے دینے پڑے۔

صبح ہوئی پھر اپنا سامان تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد لوگوں نے جب اپنا سامان اٹھا لیا تو نیچے سے ہمیں اپنا سامان مل گیا۔ اور فکر دُور ہوئی۔ اس لحاظ سے سامان کا گم ہو جانا ہمارے لئے زیادہ پریشانی کا موجب تھا کہ چار ماہ کا توشہ اسی سامان میں تھا ورنہ یہاں سے کھانا خرید کے کھانا ہم جیسے سادوں کی طاقت سے باہر تھا۔

عصر کے بعد ہم لوگوں کا قافلہ لبیک اللّٰھم لبیک پڑھتا ہوا مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا۔ داخلے کے وقت کی دعائیں وردِ زبان تھیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی دعا بھی شامل تھی۔ جو آپ نے اس موقعہ پر فرمائی تھی کہ "اے اللہ جو بھی دعا ہم مانگیں اور تو یہ سمجھے کہ یہ دعا ہمارے لئے بہتر ہے تو اسے قبول فرما۔"

مغرب کی نماز راستے میں ہی ایک مسجد میں ادا کی گئی۔ بوقت عشاء ہماری بس مکہ معظمہ کی حدود میں داخل ہوگئی۔ دس بجے شب ہم معلّم صاحب کے گھر پہنچے۔ انہوں نے ہمارے لئے حرم شریف کے قریب ہی مکان کا انتظام کر رکھا تھا۔ ابھی ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہی تھے کہ معلّم صاحب کا آدمی ہمیں کھانے کے لئے بلانے آگیا۔ کھانے کے بعد اس نے ہمیں خانہ کعبہ کا طواف اور سعی کروائی۔ حرم شریف کے اندر معلّم صاحب کے آدمی بابِ سلام کی طرف سے لے گئے۔ ہم لوگوں نے چونکہ تمتع کی نیت کی ہوئی تھی۔ اس لئے رمل اور اضطباع کے ساتھ عمرہ کیا پھر سعی کی، حجامت بنوائی اور احرام کھول دیا۔ اور نفلی طواف کرتے رہے جب آٹھویں ذی الحجہ آئی تو حج کی نیت سے پھر احرام باندھا۔ احرام کے لئے پہلے غسل کر کے خوشبو لگا کر دو رکعت نفل احرام کی نیت سے پڑھے۔ ذی الحجہ کی ۸ تاریخ کو یوم الترویہ (تیاری کا دن) کہا جاتا

ہے۔ طلوعِ آفتاب کے بعد مکہ مکرمہ سے روانگی تھی۔ چنانچہ ہم کچھ تھوڑا بہت کھانا لے کر معلّم کے گھر پہنچ گئے۔ کھڑے کھڑے صبح کے آٹھ نو بج گئے۔ مگر معلّم صاحب کی ایک بھی بس دکھائی نہ دی۔ بھوکے پیاسے نہ چائے نہ ناشتہ اب تو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ خدانخواستہ زوال کا وقت کہیں مکہ مکرمہ میں ہی نہ ہو جائے۔ بڑی دیر کے بعد بس آئی۔ عورتوں کو اندر بٹھایا گیا اور مرد چھت پر بیٹھ گئے اور بہت تکالیف اور رکاوٹوں کے بعد سہ پہر کے وقت منیٰ میں اپنے خیموں میں پہنچ سکے۔ ہم نے المسجد الخیف ڈھونڈ کر اس میں نمازِ عصر ادا کی اور مغرب و عشاء کی نمازیں ہم نے اپنے خیموں میں ادا کیں۔

۹ ذی الحجہ یعنی دوسرے دن سورج نکلنے کے بعد اطمینان و سکون کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوئے بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہے۔ میدانِ عرفات میں داخلہ کے وقت جبلِ رحمت پر نظر پڑتے ہی دعائیں مانگیں۔ مسجد نمرہ تو نہ پہنچ سکے کیونکہ وہاں جا کر واپس خیمہ میں آنا ممکن نہ تھا خیمہ میں ہی ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ تسبیح و تحمید کے ساتھ ذکر اللہ کے حضور دعائیں کی گئیں۔ ہمارے ساتھ بعض ایسے احباب و مستورات بھی تھیں جو یہ پوچھ رہی تھیں کہ حج کب ہوگا۔ ان کی نادانی پر حیرت بھی ہوئی ان کو سمجھایا کہ یہ تمام حج ہی کی عبادت ہے جو ہم کر رہے ہیں یہ انسان کے سفرِ آخرت کے لئے ایک مشق ہے جو اسے دورانِ حج کروائی جاتی ہے۔

زوال کے بعد حج کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ میں عرفات میں ہی رہ کر دعائیں کرنی ہوتی ہیں۔ اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب اور غلبۂ اسلام کے لئے دعاؤں کا بہترین وقت ہوتا ہے۔ لیکن بعض نادانوں کو ہم نے دیکھا کہ وہ اپنے قیمتی اوقات کو فضولیات میں ضائع کر رہے تھے۔ ہمارے معلّم نے اجتماعی دعا کروائی اکثر آنکھیں پُرنم تھیں۔ دعا کے بعد ہر ایک نے حج کرنے والے دوسرے بھائیوں کو مبارکباد دی۔ اس طرح حج کے فرائض ختم ہو گئے۔

غروبِ آفتاب کے بعد ہم مزدلفہ روانہ ہوئے وہاں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ مزدلفہ کی رات شبِ قدر سے کم نہیں ہوتی۔ ہم نے اس رات کو دعاؤں اور نوافل میں گزارا۔ صبح مزدلفہ سے منیٰ واپس آنا تھا اور ہم معلّم صاحب کی موٹروں کا انتظار کرتے رہے مگر وہ نہ آئیں۔ پیدل ہی واپس پہنچے۔ دس تاریخ کو منیٰ پہنچ کر جمرۂ عقبہ کی رمی کی۔ گیارہ تاریخ کو قربانی، طوافِ زیارت اور سعی کے بعد پھر منیٰ واپس آ گئے۔ بارہ تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ سے مکہ معظمہ واپس آ گئے۔ اب حج مکمل ہوا اور اطمینان کا سانس لیا۔ اس اہم فریضہ اور حکمِ الٰہی کی تعمیل پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچ کر قبولیتِ حج کے لئے دعا کی۔ الحمد للہ کہ ساری عمر کی یہ دیرینہ تمنا اس کے فضل و کرم سے پوری ہوئی اور جن کے طفیل (یعنی والدہ صاحبہ) یہ حج نصیب ہوا ان کے لئے خوب خوب دعائیں کیں۔

حرم پر ناجائز قبضہ کے چشم دید حالات و واقعات

ایک دن تہجد کے وقت حرم شریف پہنچ گیا۔ نمازِ تہجد ادا کی۔ ادھر فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھنے کے بعد جیسے ہی فجر کی جماعت کھڑی ہوئی۔ اتنے میں محسوس ہوا کہ کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ اسی اثناء میں صفا اور مروہ کے تمام دروازے دھڑا دھڑ تیزی سے بند کئے جانے لگے۔ اب جو سلام پھیرتے ہیں تو ہر دروازہ پر پانچ پانچ چھ چھ آدمی کندھے پر رائفل، کمر میں خنجر اور ہاتھوں میں پستول لئے کھڑے ہیں۔ ابھی کافی اندھیرا ہی تھا کہ تمام حرم شریف کی لائٹ بھی گُل کر دی گئی۔ کئی لوگ عمرہ کی نیت سے احرام باندھے ہوئے ٹہل رہے تھے میں ایک جگہ بیٹھ گیا دس بارہ آدمی پستول اور رائفلیں لئے ہوئے ادھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ اس آدمی کو ڈھونڈ رہے ہیں جس نے امام صاحب پر حملہ کیا تھا۔ میں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دی حتیٰ کہ دن نکل آیا۔ کبھی کبھی رائفلوں اور پستول کے چلنے کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔ ہم لوگوں نے نمازِ اشراق پڑھی۔ ہندوستان اور پاکستان کے کچھ لوگ بھی ہمارے اردگرد بیٹھے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا ہے اور وہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں مختلف احادیث بیان کی جا رہی تھیں اور ہم اپنے دل میں مطمئن تھے کہ دیکھیں ابھی اس جھوٹے مہدی کا کیا حشر ہوتا ہے۔ دل میں خیال آیا کہ جھوٹے مہدی کو چل کر دیکھ تو لیں وہاں جا کر دیکھا کہ لوگ غلیظ گالیاں بک رہے ہیں گویا ان کے دل و دماغ میں احترامِ حرم بالکل نہیں۔ امام مہدی کہلانے والا یہ شخص

(آگے صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

تامل رسالہ "راہِ امن" کی نو سالہ کامیاب خدمتِ دین

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ و ایڈیٹر راہِ امن - مدراس

خُداتعالیٰ نے قرآن مجید میں قلم اور بیان کے ذریعہ حصولِ علم پر بڑا زور دیا ہے اور فرمایا کہ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ یعنی وہ رب جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ (العلق)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ یعنی اس نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے فصاحت و بیان بخشا۔

یہ زمانہ قلم اور بیان کے ذریعہ علم کے افشا و اشاعت کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خداتعالیٰ نے سلطان القلم اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو سلطان البیان کے القاب سے نوازا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کو قلم اور بیان کے ذریعہ اکنافِ عالم میں خدمتِ اسلام کی جو توفیق مل رہی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جماعت احمدیہ مدراس سے شائع ہونیوالے تامل رسالہ "راہِ امن" کا نہایت کامیابی کے ساتھ اپنی زندگی کے ۹ سال گزار کر دسویں سال میں قدم رکھنا بھی اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ جنوبی ہند میں جماعت احمدیہ کو علم و قلم کے میدان میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور یہاں بھی احمدیت کا کارواں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

راہِ امن کے اجراء سے قبل یہاں کے متعصب مسلم رسالے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام کے خلاف عوام الناس میں نہایت غلط اور جھوٹے الزامات اور اعتراضات کے ذریعہ غلط فہمی پھیلاتے رہتے تھے۔ اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ ان الزام تراشیوں اور زہریلے پروپیگنڈہ کا جواب دینے کے لئے جماعت کا کوئی رسالہ تامل زبان میں نہیں ہے۔

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کی ... تائید و نصرت سے ۱۹۷۱ء اپریل میں راہِ امن کا پہلا پرچہ شائع ہوا تو یہاں کے الرحمت۔ جماعۃ العلماء۔ صوت القرآن۔ صوت الاسلام وغیرہ تامل مسلم رسالے متحد ہو کر اس کے خلاف صف آراء ہوئے حتی کہ رسالہ صوت القرآن نے یہاں تک لکھا کہ

"اب تامل ناڈو میں قادیانی زہریلے ناگ نے راہِ امن کے ذریعہ دوبارہ اپنا سر اُٹھایا ہے۔ پورے زور کے ساتھ اس کا سر کچل کر رکھ دینا ہمارا فرض ہے۔ اور یہ کہ رسالہ صوت القرآن نے اس کارِ خیر کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔"
(ماہ دسمبر ۱۹۷۳ء)

لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ دو ہی سال میں یہ صوت القرآن لاپتہ ہو گیا۔ اسی طرح دیگر رسالے بھی یکے بعد دیگرے ختم ہوتے گئے لیکن یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ پچھلے نو سال سے ہمارا رسالہ راہِ امن بلاناغہ شائع ہوتا رہا ہے۔

پچھلے سال عیسائی حلقوں سے راہِ امن کے بالمقابل راہِ حق کے نام سے ایک چار ورقہ رسالہ شائع ہونا شروع ہوا۔ منظرِ عام پر آتے ہی اُس نے عیسائیت اور اسلام کے زیرِ عنوان اسلام اور احمدیت کے خلاف رکیک حملے شروع کئے اور نہایت سوقیانہ زبان استعمال کرنے لگا۔ گویا ان لوگوں کی باسی کڑھی میں پھر اُبال آیا تھا۔

مگر یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل و احسان ہے کہ صرف اور صرف راہِ امن کو ہی ان کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے کی توفیق ملی۔ اس طرح راہِ امن اور راہِ حق رسالوں کے درمیان اسلام اور عیسائیت کے زیرِ عنوان کئی مہینے تک مناظرانہ مضامین جاری رہے۔ بالآخر ہمارے ناقابلِ تردید دلائل کے سامنے اس رسالہ کو بھی ہتھیار پھینک کر بھاگ جانا پڑا۔ اور اب چند مہینوں سے اس رسالہ نے بھی چُپ سادھ لی ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کی عظیم الشان معجزنمائی ہے۔

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اس رسالہ نے تامل ناڈو کے علاوہ سری لنکا۔ برما۔ سنگاپور ملیشیا وغیرہ ممالک کے علمی حلقہ میں ایک خاص مقام حاصل کیا ہے۔ جو وہاں سے آنیوالے خطوط سے عیاں ہے۔ اس مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ اس میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر از معارف مضامین کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے ترجمے شائع ہوتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب دیباچہ تفسیر القرآن کے نصف حصہ کا ترجمہ رسالہ میں قسط وار شائع ہو چکا ہے۔ اب کتاب "دعوۃ الامیر" کا ترجمہ ہر ماہ بالاقساط شائع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ماہِ اپریل میں بھی نہایت دیدہ زیب نواں سالنامہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعا

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم اس رسالہ کے لئے دُعا فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ رسالہ مذکور کی اشاعت کو وسعت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ سعید فطرت لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے اور آپ کو بھی اس کے ذریعہ احسن طور پر پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق بخشے۔ آمین"

(چٹھی نمبر ۳۱۴۷ / ۸-۱-۱۹۸۰)

پیغام حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

محترم حضرت چوہدری صاحب اطال اللہ عمرہٗ ازراہِ کرم ارسال فرمودہ پیغام میں رقم فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو قبول فرمادے اور اس صدی میں جو غلبۂ اسلام اور احمدیت کے ظہور کی صدی ہے بیش از بیش احمدیت کی اشاعت کی توفیق عطا فرمادے اور عطا فرماتا چلا جائے۔" (۳ / ۲۰)

پیغام حضرت ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام ہی قرآن مجید حقیقی امن کی راہیں متعین فرماتا ہے۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک بلکہ اس سے بھی قبل اور بعد تک کے لئے کامل تعلیم دیتا ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات۔ بچے کی پیدائش کے ساتھ اس کے کان میں اذان اور خداتعالیٰ کا نام ڈالنا۔ اس کے بالغ ہونے تک اس کی دینی و روحانی اور اعلیٰ تعلیم کا انتظام۔ میاں بیوی کی آپس میں حسنِ معاشرت۔ پھر والدین کے ساتھ احسان کا سلوک اور گھر سے نکل کر پڑوسی کے حقوق، حکومتوں کے باہمی تعلقات کے بارہ میں تعلیم۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کامل تعلیم ہمیں قرآن میں ملتی ہے۔ رسالہ راہِ امن اسی تعلیم کا علمبردار ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسالہ راہِ امن کو حقیقی امن پھیلانے میں زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے اور اس کے نویں سالنامہ کو بہتوں کے لئے ازدیادِ ایمان اور ہدایت کا موجب بنائے آمین"

(چٹھی نمبر ۳۲۱۵ / ۶-۳-۸۰)

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا پیغام

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اپنے پیغام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ جماعت احمدیہ مدراس تامل زبان میں ایک ماہنامہ راہِ امن ممتاز صادق صاحب کی ادارت میں ... سال سے باقاعدگی سے شائع کر رہی ہے۔ اور اپریل ۱۹۸۰ء میں اس کی اشاعت پر نو سال ہو چکے ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر بھی خوشی کا باعث ہے کہ اس کی ایڈیٹنگ و پرنٹنگ کے کام خوش اسلوبی سے اور تسلی بخش طور پر انجام پا رہے ہیں۔ اور اس رسالہ میں تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی پہلوؤں پر عمدہ مضامین شائع ہوتے ہیں اور یہ ماہنامہ تامل زبان جاننے والوں میں رفعت کی نظر سے دیکھا جاتا اور دلچسپی سے پڑھا جاتا ہے۔ اس ماہنامہ کا شعبہ ادارت، انتظامیہ اور جماعت احمدیہ مدراس جس جذبہ، ولولہ، شوق اور اخلاص سے یہ کام جاری رکھے ہوئے ہے اسے دیکھ کر ان کے لئے دل کی گہرائیوں سے دُعا نکلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس ماہنامہ کے ذریعہ اعلائے کلمۃ اللہ، اشاعتِ اسلام، مذاہب کے درمیان محبت و اخوت کے جذبہ کو فروغ دینے کے کاموں کو جاری

(آگے ... پر ملاحظہ فرمائیں)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

والد محترم حضرت سید اختر الدین احمد رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات!

از مکرم مولوی سید بدر الدین صاحب کٹکی مقیم قادیان

میرے والد حضرت مولوی سید اختر الدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ سونگھڑہ (اڑیسہ) کے بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے آخری صحابی تھے۔ ہمارے خاندان کو یہ شرف حاصل تھا کہ میرے دادا مرحوم رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے اور میرے والد مرحوم رضی اللہ عنہ بھی۔ نیز دادا مرحوم کو ایک اعزاز یہ بھی حاصل تھا کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے درس کے بعد فرمایا کہ آج کی مجلس میں جس قدر احباب حاضر ہیں۔ مجھے بذریعہ کشف اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ سب کے سب جنتی ہیں۔ اس بابرکت مجلس میں دادا مرحوم حضرت مولوی سید سعید الدین احمد رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ فالحمد للہ

دادا مرحوم رضی اللہ عنہ نے زیارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شرف حاصل کرنے کے بعد اپنے بیٹے یعنی میرے والد کو ۲۴ سال کی عمر میں بغرض زیارت ۱۹۰۱ء میں قادیان روانہ فرمایا۔ یہاں آپ ایک سال تک مقیم رہے۔ ان دنوں آپ اور آپکے ماموں حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب مرحوم شرف دو کٹکی مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں مقیم تھے۔ والد مرحوم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کہ کئی ماہ تک چاول کے پُر تکلف کھانے آتے رہے اور حضور نے میاں نجم الدین صاحب کو اچھی طرح مہمان نوازی کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ نے فارسی وغیرہ کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کر لی تھی۔ اس لئے جب قادیان آئے تو آپ کے دل میں قرآن مجید کی تعلیم کے حصول کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ ایک دن میں کئی اساتذہ مثلاً حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی سید علی صاحب رضی اللہ عنہ وغیرہم کی صحبت میں بیٹھ کر درس قرآن لیتے۔

والد مرحوم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس زمانے میں جب میں تحصیل علم کر رہا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے درس میں شامل ہوا کرتا تھا۔ آپ اس عاجز سے بہت ہی محبت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت والدین مرحومین (میرے دادا اور دادی) نے جب قادیان سے واپسی کا قصد فرمایا۔ تو آمد و رفت میں اخراجات کثیر کے سبب مراجعت مشکل تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہاں آ جاؤ تو لکھنا ہم زاد راہ بھیج دیں گے۔ حضرت والد مرحوم رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو کر فرماتے کہ جس وقت قادیان سے واپسی کا ارادہ کر رہے تھے ان دنوں چھوٹی مسجد کے بالائی حصہ میں نماز ہوا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جانب مشرق میرے پیچھے سے اپنا مبارک ہاتھ اس عاجز کے کندھوں پر رکھ کر پیار سے فرمایا کہ اختر الدین! میں نے سنا ہے کہ تم قرآن مجید بہت پڑھا کرتے ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ چنانچہ آپ اس ارشاد پر تادم مرگ قائم رہے۔

جب آپ قادیان سے واپس تشریف لائے، فرمایا کرتے تھے کہ پرانے رسم و رواج کے مطابق بزرگوں کی تعظیم اور ادب کا پیر چھو کر اظہار کیا جاتا تھا۔ لیکن قادیان سے واپسی کے بعد میرا اس رسم پر کاربند ہونا محال تھا چنانچہ جب میں نے والد مرحوم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو نہایت ادب کے ساتھ السّلام علیکم کہا اور معانقہ کیا اور عرض کیا کہ یہ امر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف اور شرک میں داخل ہے کہ میں پاؤں کو پکڑ کر سلام کروں ورنہ آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ نعوذ باللہ مجھ میں کبر پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ دادا مرحوم رضی اللہ عنہ ان کی اس حق گوئی اور سعادت مندی سے بے حد خوش ہوئے۔ اس تاریخ سے سونگھڑہ میں احمدی تو احمدی غیر احمدی بھی پاؤں چھو کر سلام کرنے کو معیوب سمجھنے لگے۔

مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب مرحوم شاگرد والد مرحوم رضی اللہ عنہ (سابق امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ) نے بیان فرمایا کہ جب تمہارے والد قادیان سے تحصیل علم کے بعد واپس ہوئے۔ تو تمہارے دادا مرحوم رضی اللہ عنہ نے ایک بھری مجلس میں جس میں احمدی اور غیر احمدی احباب کے علاوہ کچھ ذی اثر ہندو دوست بھی تھے فخر یہ طور پر تمہارے والد کو پیش کیا اور کہا کہ دیکھو میرا یہ لڑکا ابھی چند دن ہوئے تحصیل علم کے بعد قادیان سے واپس ہوا ہے۔ یہ سُن کر سب حیران ہو گئے کہ قادیان بھی کوئی تحصیل علم کی جگہ ہے!

آپ ۱۹۰۳ء میں قادیان سے واپس ہوئے۔ پرائیویٹ تعلیم کے سوا کوئی ڈگری حاصل نہیں کی تھی۔ مگر خدا کا ایسا فضل ہوا کہ کٹک پی۔ایم۔ اکاڈمی انگلش ہائی سکول میں پرشین ٹیچر کی اسامی مقرر ہوئی۔ تو اس کے لئے منجملہ بڑے بڑے سند یافتہ لوگوں کے میرے والد رضی اللہ عنہ نے بھی درخواست کی۔ ہیڈ ماسٹر نے اعلان کیا کہ اس آسامی کی تقرری بغیر امتحان کے نہیں ہو گی۔ غرض امتحان ہوا اور والد مرحوم رضی اللہ عنہ کو کامیابی ہوئی۔ آپ قریباً ۳۰ سال تک اس عہدے پر نہایت احسن طور پر کام کرتے رہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیاوی سرٹیفکیٹ تو کوئی حاصل نہیں کیا اور نہ تمنا ہے۔ البتہ ربّ العٰلمین کی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل ہو جائے تو میں اپنی مُراد کو پہنچ جاؤں۔

آپ رضی اللہ عنہ صاحبِ الہام و کشوف، نہایت تقویٰ شعار اور راست گفتار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بذریعہ الہام آپ کو فرمایا "اختر الدین میں تجھ سے راضی ہوں تو مجھ سے راضی"

آپ کے گیارہ بچے ہوئے۔ جن میں چار لڑکے اور تین لڑکیاں جوان ہوئیں۔ سب کی شادی اپنے ہاتھوں سے کی۔ آپ کو ان سب بچوں کی ولادت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اطلاع دے رکھی تھی۔ حتیٰ کہ بعض لڑکوں کے نام بھی رویاء کی بناء پر رکھے گئے۔ اور وہ اس نام سے پکارے گئے۔ اسی طرح آپ کی زندگی میں وفات پا جانے والی اور آپ کی وفات کے بعد زندہ رہنے والی اولاد کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ آپ کو علم دیتا رہا۔ آپ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کفش برداری کی توفیق بخشی۔ جب کبھی حضور علیہ السلام سیر سے واپس تشریف لاتے اور آرام فرماتے یا کسی مجلس میں رونق افروز ہوتے تو خاکسار اور حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ حضور کے جوتوں کی حفاظت پر متعین رہا کرتے تھے۔

۱۹۱۴ء میں ایک مسجد تھی جس کی میرے پردادا بنیاد رکھ کر فوت ہو گئے تھے۔ اُس کی تکمیل میرے دادا مرحوم رضی اللہ عنہ نے کی۔ اس کے پیچھے اٹھارہ ایکڑ زمین تھی احمدیت کے بعد غیر احمدی ہمارے دادا مرحوم رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی نماز الگ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد ہماری اپنی مسجد اور جائیداد ہونے کے باوجود ہمیں اس سے الگ کر دیا گیا۔ اور غیر احمدیوں نے اُسے اپنے نام درج کرا کر جھوٹا مقدمہ ۱۹۱۸ء میں دائر کر دیا۔ اپنوں اور بیگانوں سبھی نے والد مرحوم رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اگر مقدمہ میں کامیابی چاہتے ہو تو بغیر جھوٹ بولے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کہا اگر میں حق پر ہوں تو مجھے وہی جائیداد اور مسجد حاصل ہو کر رہے گی۔ مگر جھوٹ نہیں بول سکتا۔

اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ راقم سے محترم والد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کی بہت سی باتیں وقتاً فوقتاً سنایا کرتے تھے۔ جسے راقم الحروف تبرکاً نوٹ کر لیا کرتا تھا۔ مگر بدقسمتی سے کلکتہ میں ہنگامہ کے وقت تمام کاغذات اِدھر اُدھر ہو گئے البتہ اپنے حافظہ پر زور دیکر جو کچھ مستحضر ہو سکا، قلم بند کر دیتا ہوں۔

(۱) ایک مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں جس وقت ایک جماعت نے بیعت کی تھی۔ نصیحتاً فرمایا کہ جس طرح ایک قطرہ پانی کا پیاس کو بجھا نہیں سکتا۔ اسی طرح صرف بیعت کر لینا کافی نہیں عمل کی سخت ضرورت ہے

(۲) آپ علیہ السلام فرمایا کرتے، اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ○ صرف منہ سے کہہ دینا اور مان لینا کوئی بات نہیں جب تک تمہارا امتحان نہ لیا جائے۔

(۳) حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ جانب مشرق سیر میں فرمایا کہ حدیث میں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق آیا ہے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی کی آنکھ نکال لی جائے اور کہہ دیا جائے کہ جا اب جس طرح چاہے بدنظری کرتا پھر۔ بھلا وہ کیا کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان لوگوں سے بدی ہو ہی نہیں سکتی۔ تو فرمایا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ

۱۹۳۷ء میں آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سید ظل الرحمٰن مرحوم، ٹائیفائیڈ سے بیمار ہوئے اور ۳۴۔۳۵ سال کی عمر میں کلکتہ میں فوت ہو گئے۔ آپ سونگھڑہ سے کلکتہ تشریف لائے اور یہ جانکاہ صدمہ بڑے تحمل سے برداشت کیا۔ دو سال بعد دوسرے بیٹے مرید احمد مرحوم بھی قریباً اسی عمر میں اسی قسم کے مرض میں مبتلا ہو کر داغ مفارقت دے گئے۔ اسی طرح آپ کی دو لڑکیاں سیدہ امۃ الاحد مرحومہ اور سیدہ امۃ الودود مرحومہ بھی وفات پا کر اپنے معبود حقیقی سے جا ملیں آپ نے ان تمام صدمات کو مردانہ وار برداشت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے راضی برضا رہے اکثر فرماتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے موقعہ پر اپنے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو خط

لکھا تھا۔ ہم کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ والدہ مرحومہ کو مخاطب کرکے اکثر ان الفاظ میں تسلّی دیتے کہ صبر کرنیوالوں کو اللہ تعالےٰ اپنے پاس سے اجر دیتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے تو اپنے ثواب کو کھو بیٹھتا ہے۔ زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے ابتلاء ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اُٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ غم نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ گویا خدا تعالےٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے خلاف ہے۔ حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خاندان نبوت اور دربارِ حبیب سے بے پناہ محبت تھی آپ موصی تھے اور قادیان میں ڈیرہ ڈالنے کی پوری تیاری کر چکے تھے۔ مگر کچھ خاکسار کی طرف سے سستی ہوئی اور کچھ والدہ مرحومہ کی اچانک وفات کی وجہ سے خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ تیسرے یہ کہ جب آپ نے پوری تیاری کر لینے کے بعد مجھے کلکتہ خط لکھا کہ اب میں ماہ نومبر میں قادیان روانہ ہو جاؤں گا تو اسی اثناء میں پنجاب میں فسادات شروع ہو گئے اور یوں آپ کی دلی تمنا پوری نہ ہو سکی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَاَدْخِلْھُمَا الْجَنَّۃَ

آپ ہمیشہ موت کو سامنے رکھا کرتے تھے آپ کو اپنی وفات کی خبر قبل از وقت مل چکی تھی۔ آپ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ حضور اس طرح وفات کی اطلاع ملی ہے حضور دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم مجھ سے پورے طور پر راضی ہو کر اپنے پاس بلائے۔ وفات سے پانچ چھ دن قبل خاکسار کو کلکتہ جو خط لکھا اس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے

"اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس کے حضور جانے کی بشارت معلوم ہو چکی ہے الحمد للہ۔ میری حالت روز بروز نازک ہوتی جارہی ہے۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے پوری طرح راضی ہو کر اپنے حضور بلائے آمین یارب العلمین۔

میاں ابوالحسن (بہیرے حقیقی چچا کو اللہ تعالیٰ شفا دے (وہ اس وقت ایسے بیمار تھے کہ جنازہ نہیں پڑھا سکتے تھے۔ راقم) میرا جنازہ تم پڑھ کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جنازہ اور دعا کے لئے تار دینا۔" اختر الدین احمد عفی عنہ

۲۳ فروری ۱۹۴۷ء بروز جمعۃ المبارک صبح پانچ بجے آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؀

[1] حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خاکسار کی درخواست پر ازراہِ نوازش والد مرحوم کی نمازِ جنازہ غائب پڑھ کر میرے غمگین دل کو تسکین پہنچائی۔ جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں بھی دعاؤں کا ملتجی ہوں کہ مولیٰ کریم محترم والد صاحب مرحوم کو بلندی درجات سے نوازے۔ اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین ثم آمین ؛

رسالہ راہِ ایمان کی نوسالہ کامیاب خدمت (بقیہ صفحہ ۶)

رکھیں۔ اس کے ذریعہ تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی امور انجام پاتے رہیں۔ کام کرنے والوں کے ایمان، اخلاص، علم و روحانیت میں برکت دے اور یہ ماہنامہ ہمارا نہ ہمارے ہندوستانی بندگانِ خدا کے لئے رشد و ہدایت کا روشن مینار ثابت ہو۔ اور نوعِ انسان کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین ؛

(چٹھی نمبر ۱۵۹/۲ — ۲۳-۲-۸۰)

اسی طرح نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے بھی اپنے خط کے ذریعہ نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے۔

بالآخر تمام احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اس علم و ظلم کے زمانہ میں اسلام اور احمدیت کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے اس رسالہ کو زیادہ سے خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور بہنوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ اور کام کرنے والوں کی راہنمائی فرمائے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔

آمین ؛

شکرانہ و درخواستِ دعا

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور احبابِ جماعت کی دعاؤں سے گزشتہ سال میرا چھوٹا بیٹا عزیز عبد الباسط ہائر سیکنڈری کے امتحان میں اور چھوٹی بیٹی امۃ الباری مڈل کے امتحان میں میرٹ لسٹ میں آکر دونوں ہی سرکاری سکالرشپ کے حق دار قرار پائے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ عزیزہ امۃ الباری کا سکالرشپ تو مل گیا ہے۔ امسال عبد الباسط پری انجینئرنگ کا امتحان دے رہا ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو اس امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور پھر انجینئرنگ کالج میں داخلہ بھی ہو جائے۔ خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری درویش قادیان

... محترم مولوی صاحب موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ پندرہ روپے ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ خیراً (ایڈیٹر بدر)

ایک احمدی کا سفرِ حج (بقیہ صفحہ ۵)

دُور سے ہی کوئی اُچکا اور بدمعاش لگ رہا تھا کچھ لوگ حطیم کی دیوار پر بیٹھے ہوئے امام مہدی کے ظاہر ہونے کی علامات پڑھ کر سنا رہے تھے۔ اس بارے میں ایک پمفلٹ عربی میں دیا جا رہا تھا۔ اسی دوران میں تہہ خانے کی طرف چلا۔ وہاں چھوٹی چھوٹی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ اسمیں سے اسلحہ لے کر تمام لوگ حرم شریف میں پھیل رہے تھے۔ ساتھ ہی یہ خبر بھی گشت کر رہی تھی کہ امام مہدی باہر نکل گئے ہیں اور انہوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب ان کی اقتداء میں لوگ جب ظہر کی نماز پڑھ لیں گے تب حرم شریف کے دروازے کھولے جائیں گے۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ میری والدہ صاحبہ قیامگاہ پر پریشان ہوں گی۔ کسی طرح یہاں سے نکلا جائے۔ چنانچہ دور سے دیکھا کہ مردہ کی کھڑکی کی جالیوں سے لوگ کود کود کر بھاگ رہے ہیں۔ میں نے بھی جھٹ اسی طرف چلنا شروع کر دیا اور کھڑکی کی جالی سے کود کر باہر آیا تو گولیوں کی بوچھاڑ میرے اوپر شروع ہو گئی۔ میں نے اللہ کو یاد کیا اور درود شریف زور زور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ قریباً پچاس ساٹھ قدم چلنے کے بعد ایک سپاہی جو کہ میری آڑ لے کر چل رہا تھا ایک دم اپنی چوکی آجانے پر اس طرف کو بھاگا۔ تب مجھ کو یہ احساس ہوا کہ دراصل وہ لوگ اس سپاہی کو مار رہے تھے اور وہ میری آڑ لے کر چل رہا تھا۔ ان تمام حالات سے دوچار ہوتا ہوا قریباً ساڑھے گیارہ بجے گھر پہنچا۔ والدہ صاحبہ نہایت پریشان اور فکر مند تھیں۔ مجھ کو دیکھتے ہی سجدہ شکر بجا لائیں — تین روز تک وہ لوگ جنہوں نے حرم پر قبضہ کیا تھا چاروں طرف گولیاں چلاتے رہے۔ چاروں طرف سناٹا چھا گیا۔ حجاج اپنا تمام سامان چھوڑ کر دوسرے مکانوں میں منتقل کئے گئے حکومت نے ان کے خلاف سخت کارروائی کی۔ ان بدبختوں کی وجہ سے ہمارے لئے حرم کے دروازے بند ہو گئے۔ ہم لوگ گھر میں نمازیں پڑھتے رہے۔ جب حالات سُدھرتے نظر نہیں آئے۔ تو ایسی صورت میں ہمارے معلّم نے ہمیں مدینہ جانے کے لئے کہا۔

۲ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ہم مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں قریب گیارہ بجے مدینہ شریف پہنچ گئے۔ مدینہ شریف کے لوگوں سے مل کر مکہ معظمہ کے لوگوں کی تلخی دور ہو گئی۔ مکہ کے لوگ زیادہ سخت ہیں اور مدینہ کے لوگ نرم طبیعت معلوم ہوئے مدینہ میں بھی حفاظت کے سخت انتظامات تھے جگہ جگہ تلاشی لی جاتی تھی۔ مدینہ میں ہم نے سب سے پہلے جنت البقیع میں دعا کی پھر مسجد قباء۔ مسجد الجمعہ۔ مسجد القبلتین۔ مسجد الفتح۔ مسجد المصلیٰ۔ مسجد علی ابن طالب رضی اللہ عنہ۔ مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ مسجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ مسجد الشجرہ۔ مسجد الفضیح الشمس۔ مسجد السقیا۔ مسجد ابی ذر رضی اللہ عنہ۔ مسجد بنی ساعدہ۔ مسجد حمزہ۔ مسجد غمامہ۔ مسجد ذباب۔ مسجد الاجابہ وغیرہ کی زیارت کی۔

۱۱ دسمبر کی صبح کو مدینہ شریف سے جدہ کے لئے روانہ ہونا تھا۔ فجر کی نماز پڑھ کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر آئے۔ اپنے والدین کا اور دوستوں کا سلام پہنچانے کے بعد ان کے لئے دعا کی۔ جدہ پہنچے تو یہ اطلاع ملی کہ حرم شریف طواف کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم نے احرام باندھا اور مکہ روانہ ہوئے۔ طواف کیا۔ سعی کی اور سر منڈوایا پھر دوپہر کا کھانا کھایا اور شام کو واپس جدہ آگئے اٹھارہ تاریخ کو جو جہاز جانیوالا تھا اس کے لئے پاسپورٹ لئے جا رہے تھے فوراً جا کر پاسپورٹ جمع کئے۔ دوسرے روز معلوم ہوا کہ صرف کچھ سوغ ہے ان کو ہی جگہ مل سکے گی دوسروں کو نہیں۔ میرے پاس بھی بمبئی کے ایک صاحب کے لئے تعارفی خط موجود تھا میں نے سوچا کیوں نہ اس کو استعمال کیا جائے چنانچہ کوشش کرنے پر امید بندھ گئی مگر جب پاسپورٹ واپس کئے گئے تو معلوم ہوا کہ والدہ صاحبہ کا تو ٹکٹ بن گیا ہے مگر میرا کینسل ہو گیا ہے۔ اس وقت تک والدہ صاحبہ کے ہمراہ سامان بھی جہاز پر پہنچایا گیا تھا جن کا واپس آنا تو ایک طرف رہا اطلاع کرنا بھی ناممکن تھا۔ دوڑ دھوپ کرکے جنرل منیجر کے سامنے حاضر ہوا تو اس نے گھڑی دیکھ کر کہا جہاز یا تو چھوٹ چکا ہوگا یا چھوٹنے والا ہوگا۔ بڑی منت سماجت کے بعد ٹکٹ اور پاسپورٹ میرے حوالہ کیا گیا۔ بڑی مشکل سے سی پورٹ تک پہنچ پایا تھا کہ جہاز کی سیڑھیاں اُٹھائی جا چکی تھیں اور آخری سائرن بج رہا تھا۔ ایک رسیوں کی سیڑھی جو کہ اُٹھائی جا رہی تھی صرف مجھ کو لینے کے لئے روکی گئی اور میں اسی کے ذریعہ جہاز پر چڑھ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

۲۷ دسمبر کو ہم بمبئی پہنچے اور ۳۰ دسمبر کو بمبئی سے کانپور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس سفر کے دوران بہت سے ایسے واقعات اور حالات پیش آئے جن میں میں نے اپنے ربِ کریم کی غیر معمولی تائید و نصرت کو محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھ جیسے کمزور انسان کو فریضہ حج کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ ؛

آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں کا تبلیغی دورہ

ایک شیعہ نوجوان سے دلچسپ تبادلۂ خیالات ۔ دو افراد کا قبول احمدیت

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل مبلغ حیدر آباد

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۵ امان (مارچ ۱۳۵۹ ہش) سے پہلا گیا۔ خاکسار نے مکرم محمد یوسف صاحب اور مکرم سید خلیل احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ کے ہمراہ آندھرا پردیش کے ساحلی علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ ان علاقوں میں گذشتہ چند سالوں میں بعض غیر مسلموں نے اسلام کو قبول کیا ہے اور کئی غیر مسلم ہماری جماعت کی طرف راغب ہیں۔ چنانچہ ہم جگنہ پیٹ سے اِلّا پورم پہنچے اس شہر میں انفرادی ملاقاتوں میں پیغام حق پہنچایا گیا اور لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اسی شہر میں ایک اہل تشیع نوجوان سے مامورِ زمانہ کی صداقت سے متعلق بعض دلچسپ سوالات کئے جن کے جوابات از دیاد علم کے لئے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ ان سوالات کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم لوگ امام مہدی کو غائب مانتے ہیں اور ان کے ظاہر ہونے کا وقت ابھی نہیں آیا اور وہ امام حضرت محمد بن عسکری ہیں لہٰذا ہم مرزا صاحب کو امام مہدی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جواب۔ ہم بخوبی واقف ہیں کہ آپ کا نظریہ ہے کہ حضرت امام محمد بن حسن عسکری جو چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہوئے تھے وہ سُرّ من رأی شہر کی غار میں مخفی ہیں لیکن اہل تشیع کی مستند کتاب النجم الثاقب جلد ۱ صفحہ ۹۵ میں درج ہے کہ امام صاحب وفات پا چکے ہیں اور ان کا جنازہ بھی پڑھا گیا۔ لہٰذا جب وفات ہو گئی تو وہ دوبارہ اسی جسم کے ساتھ کیسے آ سکتے ہیں یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ امام محمد بن حسن عسکری نے وضاحت سے فرمایا ہے کہ مَنْ سَمَّانی فی مَجْمَعِ النَّاسِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰه

(نور الانوار صفحہ ۲۵)

یعنی آئندہ جو شخص کسی مجمع میں میرا نام لے گا کہ محمد بن حسن عسکری مہدی ہیں اس پر خدا تعالےٰ کی لعنت ہے۔ اس لئے آپ کو غور و تدبر کرنا ہوگا تا اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مورد نہ ہوں۔ باقی رہا امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا وقت تو وہ بھی آپ کی کتاب النجم الثاقب سے پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ جس میں ایک حدیث یوں درج ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ یَمَانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَمِأَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً یَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِیَّ"

(النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

یعنی حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دو صد چالیس سال گذر جائیں گے تو اللہ تعالے مہدی کو مبعوث فرمائے گا لہٰذا ہم آپ کو خوشخبری دینے آئے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جو اس زمانہ کے امام مہدی ہیں اس حدیث کے عین مطابق ۱۲۴۰ھ ہجری کے بعد قادیان کی سرزمین میں پیدا ہوئے اور تیرہویں صدی کے آخر میں دعوی مہدویت فرمایا نیز بحار الانوار میں ابو الجارود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ:۔

اَصْحَابُ الْقَائِمِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا اَوْلَادُ الْعَجَمِ

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵)

یعنی امام مہدی کے اصحاب ۳۱۳ سب عجمیوں کی اولاد ہونگے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ابتدائی اصحاب بھی عجمی ہی تھے جو آپ کی صداقت پر مہر ثبت کر رہے ہیں۔ اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کے تعلق سے النجم الثاقب صفحہ ۶۹ میں وارد ہوا ہے کہ لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِیٌّ وَجِسْمُهُ جِسْمٌ اِسْرَائِیْلِیٌّ یعنی مہدی کا رنگ تو عربوں جیسا ہوگا اور اس کا جسم اسرائیلیوں جیسا یعنی عجمی۔ مذکورہ بالا حوالہ سے بھی عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت اظہر من الشمس ہے کیونکہ آپ کا رنگ تو عربوں جیسا تھا لیکن آپ کا جسم عجمی تھا اور حضرت امام محمد بن حسن عسکری کی صداقت ان حوالہ جات اور پیشگوئیوں سے ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ خود عربی النسل تھے اور ان کے ساتھی بھی عربی تھے۔ چنانچہ تقریباً دو گھنٹے دلچسپ مذاکرہ ہونے کے بعد اس اہل تشیع نوجوان نے احمدیت کو قبول کر لیا الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے آمین۔

اِلّا پورم سے ہمارا تبلیغی وفد گوداوری دریا کو کشتیوں کے ذریعہ عبور کر کے اس علاقہ کے مشہور شہر راجمندری میں داخل ہوا۔ ہمارا قیام غیر از جماعت افراد کی جامع مسجد میں رہا۔ وہاں کے پیش امام صاحب اور دوسرے غیر از جماعت اکابرین کو تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح بائیبل سنٹر میں مختلف پادری صاحبان تک پیغام حق پہنچایا۔ بعدہٗ بشپ صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوئے لیکن ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ لیکن اسلامی لٹریچر ان تک پہنچانے کے لئے ان کے دفتر میں دے آئے۔ نیز ڈائرکٹر آف بائیبل سوسائٹی کے پاس گئے مگر جب ان کو علم ہوا کہ یہ لوگ احمدی ہیں تو انہوں نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ بہرحال لٹریچر ان کی کوٹھی پر بھی دے دیا گیا۔

ایک عرصہ سے راجمندری میں جماعت کے قیام کی کوشش کی جا رہی تھی۔ بار بار دورے بھی کئے گئے لیکن بظاہر کامیابی نہ ہوئی۔ اس مرتبہ مختلف معززین کے گھروں میں پہنچ کر پیغام حق پہنچایا گیا چنانچہ محترم یوسف علی بیگ صاحب جو ایک عرصہ تک جماعت اسلامی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ اچھے تعلیم یافتہ اور سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک ہیں۔ ان کو پیغام حق پہنچانے کے لئے ان کے مکان پر ہمارا وفد حاضر ہوا۔ یاد رہے کہ ایک وقت یہ ہماری جماعت کے اتنے سخت مخالف تھے کہ جب ان کو احمدیت کا تعارف کرانے کے لئے ہمارے ایک احمدی گئے تو ان کو دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دیا۔ زمانہ گذرتا گیا اور احمدیت کی کتب پڑھنا شروع کیں۔ اور عرصہ تین سال سے اخبار بدر ان کے نام جاری ہے (یہاں یہ بیان کرنا بھی خالی از مصلحت نہ ہوگا کہ حیدر آباد اور سکندر آباد میں تقریباً تیس غیر از جماعت افراد کے نام اخبار جاری کروایا گیا ہے اور مزید چالیس افراد کو عنقریب اخبار جاری کیا جائے گا۔ اخبار بدر کے ذریعہ سے خاموش تبلیغ کا کام جاری ہے اور اس کے اثرات اچھے مترتب ہو رہے ہیں) محترم یوسف علی بیگ صاحب کے مکان پر تقریباً دو گھنٹہ تک احسن پیرایہ میں پیغام حق پہنچایا گیا اور شکوک کا ازالہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ نے بیعت کر کے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اور اس طرح راجمندری میں جماعت کا پودا لگ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ ان کے احمدیت قبول کرنے سے مسلمانان راجمندری کافی برہم ہوئے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت اسلامی راجمندری میں ایک زلزلہ آگیا ہے۔ چنانچہ جمعہ کی نماز ہم نے موصوف کے گھر میں ہی ادا کی۔ بعد نماز جمعہ مولانا سید عبد الوحید صاحب امیر جماعت اسلامی ایسٹ اینڈ ویسٹ گوداوری گیارہ افراد کے ہمراہ جن میں بعض علماء تھے محترم یوسف علی صاحب کے مکان پر آئے اور کافی زور صرف کیا کہ یہ احمدیت سے منحرف ہو جائیں لیکن آپ نے کہا کہ میں صداقت کو قبول کر چکا ہوں۔ اس سے میں انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے اس وفد سے اجازت لی کہ اگر آپ چاہیں تو قادیان سے آئے ہوئے مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں سے تبادلہ خیال کر لیا تاکہ حقیقت آشکار ہو جائے گی چنانچہ تبادلہ خیالات کے لئے امیر صاحب جماعت اسلامی راجمندری نے محترم یوسف صاحب کی تجویز کو منظور کر لیا۔ چنانچہ قریباً دو گھنٹے باری باری سب علماء سے تبادلہ خیال ہوا۔ خاص طور پر جو سوال ہم سے کیا گیا وہ یہ تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی بیعت کرنے کا حکم نہیں۔ چنانچہ جواب دیا گیا کہ آپ کا یہ سوال کرنا اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ آپ میں سے کسی کو بھی احادیث اور تاریخ اسلام سے واقفیت نہیں لہٰذا آپ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی رکھ کر آپ کی تسلی کی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَبَایِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّهٗ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ

(ابو داؤد جلد ۲ باب خروج المہدی۔ ابن ماجہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۳۰۱ سطر ۴۔ باب خروج المہدی۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۱)

کہ اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو۔ خواہ

نہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

چنانچہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان حضرت علی رضوان اللہ علیہم نے مومنوں سے بیعت لی تھی۔ حوالہ کے لئے دیکھیں منار الہدیٰ اور نہج البلاغہ

پھر امیر صاحب جماعت اسلامی نے کہا کہ ملک میں بھی تو ایک جھوٹے مہدی نے دعویٰ کیا تھا۔ اب کس کو مانا جائے جس پر خاکسار نے کہا کہ آپ جانتے بھی ہیں اس کا انجام کیا ہوا؟ اگر وہ سچا ہوتا تو خدا تعالیٰ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی۔ چنانچہ حال ہی میں حیدر آباد کی مکہ مسجد میں بھی ایک شخص نے مہدی کا دعویٰ کیا جس پر اس کو گرفتار کر کے پاگل خانہ میں ڈال دیا گیا ہے اور اس کے دماغ کی درستی کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے برعکس حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا تو علماء نے مخالفتوں کے پہاڑ کھڑے کئے لیکن وہ سب مخالفت نیست و نابود ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا یہ مرتبہ آپ کو نظر نہیں آتا؟ چنانچہ جب ان علماء نے اپنے تمام تیر ترکش سے نکال دیئے تو ہم نے احسن رنگ میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی اور آخر میں یہ سب یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ آپ لوگوں کو مناظرے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس پر بھی ان کا منہ بند کر دیا گیا۔ کہ ہم تو صرف ہمارا ساتھ قرآن مجید اور احادیث دیتے ہیں جبکہ آپ کا ساتھ صرف آپ کے خیالات دیتے رہتے ہیں۔ بعد ازاں جب یہ سب اٹھ کر گھروں کو لوٹے تو بعض نوجوانوں نے ان علماء کو کہا کہ یہ احمدی تو بات بات پر قرآن مجید اور احادیث پیش کرتے تھے اور آپ کو کوئی جواب نہیں آیا اور ان کی غیر موجودگی میں آپ ان کو بہت برا بھلا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان علاقوں میں احمدیت کی ترقی کے لئے زمین ہموار ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے والوں کو استقامت بخشے آمین۔ دوران سفر محترم محمد یوسف صاحب جگہ پیٹ اور محترم سید خلیل احمد صاحب نے کافی وقت اپنے کاروبار کو بند کر کے ساتھ دیا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکساری کی بچی عزیزہ بشریٰ یوسف سلمہا نے چند روز قبل گرلز ہائی اسکول کرگل میں منعقدہ ایک مباحثہ میں اول رہ کر انعام حاصل کیا ہے۔ انعام کی رقم بطور شکریہ مختلف مدات میں ادا کر دی گئی ہے۔ عزیزہ بچی اور اپنی دیگر بچگان کی دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے جملہ بزرگان احباب جماعت کی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار محمد یوسف خان احمدی کرگل (کشمیر)

(۲) خاکسار اپنی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی دعاؤں کا محتاج ہے

خاکسار سید عبد الرفیع بیرہ پورہ (کشمیر)

(۳) عاجزہ عرصہ ... سے دمہ کے موذی مرض میں مبتلا ہے ہر ممکن علاج و معالجہ کے باوجود مرض میں افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ عاجزہ ... کئی خورد سال بچوں کی ماں ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عاجزہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسارہ صغریٰ بی بی ہمشیرہ محمد یونس صاحب ک... بھدرواہ

(۴) میرے بہنوئی مکرم محمد فاروق صاحب قریشی جن کے کولہے کی ہڈی دسمبر ۱۹۷۹ء میں ٹوٹ گئی تھی اور ریلی مشن ہسپتال میں آپریشن ہوا تھا ان کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک چل رہی تھی لیکن گذشتہ ... آپریشن کی جگہ تکلیف محسوس کرنے کی وجہ سے بیچینی ہے۔ مکرم موصوف نے بغرض شکرانہ و دعا مختلف مدات میں مبلغ ... روپیہ ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا۔ جملہ بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے

خاکسار ڈاکٹر محمد عابد قریشی مشن ہسپتال ... (یو۔ پی)

(۵) مکرم عبد العزیز صاحب سرینگر کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار کو بلڈ پریشر سے قدرے تکلیف ہو گئی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے۔ نیز میری دلی خواہش ہے کہ تا زندگی سلسلہ احمدیہ کی خدمت کروں اللہ تعالیٰ میرے چھوٹے صاحبزادے کو صحت یابی، ترقی دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

نظارت بیت المال (آمد) قادیان

(۶) خاکسار کی تین ہمشیرگان عزیزہ صفیہ بیگم، عزیزہ ام ہانی بیگم، عزیزہ عائشہ بیگم نیز زینب ... امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں ان کی نمایاں ... یابی اور نیک و خادم دین بننے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں

خاکسار بشارت احمد حیدر قادیان

(۷) خاکسار جماعت احمدیہ بانڈی پورہ (کشمیر) سے تعلق رکھتا ہے اور اس وقت کیرالہ ایگریکلچر یونیورسٹی کی طرف سے B.V.Sc. & A.H. کورس کے لئے منتخب ہو کر فرسٹ ایئر میں یہاں زیر تعلیم ہے۔ تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں اپنی نمایاں کامیابی اور اس راہ میں درپیش تمام دشواریوں کے ازالہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے

خاکسار محمد رفیع مقیم منوتھی (کیرالہ)

(۸) مکرم محمد یوسف صاحب زیروی درویش مقیم نیپال پور پاؤں پر زخم ہو جانے کے باعث زیادہ دیر چلنے پھرنے اور کھڑے ہونے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی کامل صحت و شفا یابی اور بیش از بیش مقبول خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

اخبار قادیان

محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب و ضلع سرگودھا زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۶۔ شہادت (اپریل) ۱۹۸۰ء کو قادیان تشریف لائے اور چند دن قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۱۲ شہادت (اپریل) ۱۹۸۰ء کو واپس تشریف لے گئے۔ محترم موصوف نے اپنے قیام کے دوران مجلس انصار اللہ مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی اور اساتذہ و طلبہ مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے علیحدہ علیحدہ خطاب فرمائے اور مورخہ ۱۱۔ شہادت (اپریل ۱۹۸۰ء) کو خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا اور ساکنین قادیان کو دعاؤں پر زور دینے، قرآن مجید پڑھنے پڑھانے، دنیاوی علوم سیکھنے اور اپنے اوقات کو صحیح رنگ میں استعمال کرنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

— محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ، قادیان مورخہ ۱۳۔ شہادت (اپریل ۱۹۸۰ء) کو حیدرآباد و مدراس زیرہ کی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے روانہ ہوئے۔

— عزیزم منیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ ابن مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس کو چند دن قبل اچانک دورہ پڑا جس کے باعث قوت گویائی بھی متاثر ہوئی مقامی طور پر علاج سے افاقہ نہ ہونے پر مورخہ ۱۲۔ شہادت (اپریل ۱۹۸۰ء) کو امرتسر گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ تشخیص کی جا رہی ہے۔ ابھی مرض کا پتہ نہیں چل سکا۔ احباب عزیز کی کامل شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش کو پھر اعصاب کی تکلیف ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ ضعف بہت ہو گیا ہے۔ احباب ... کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم مبارک ... صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱۔ شہادت (اپریل ۱۹۸۰ء) کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قاضی عبد الحمید صاحب درویش کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادم دین بنائے۔

— مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کافی دنوں سے عارضہ قلب ... پریشان ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

کے مقابلوں میں مہمانِ خصوصی ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تھے۔ دوسرے دن گھوڑوں کی نمائش ہوئی جس میں ۱۳ گھوڑے شامل ہوئے۔ اس مقابلے میں ججوں کے فرائض حاجی ناصر عباس آف چمن عباس ۔ رائے امان اللہ خان بھٹی ۔ اور ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب نے انجام دیئے۔ نیزہ بازی کے مقابلہ میں جج کے فرائض چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قائد ضلع سرگودھا اور مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا نے انجام دیئے۔

یہ ٹورنامنٹ اس سال دو سال کے تعطل کے بعد منعقد ہوا۔ اور گھوڑوں کی تعداد سواروں کے کھیل کے معیار کے لحاظ سے سابقہ ٹورنامنٹوں سے بہت بہتر رہا ہے۔

مقابلے دیکھنے کے لئے مردوں کے علاوہ عورتوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جو کہ پردہ کی رعایت سے یہ مقابلے دیکھ رہی ہیں۔ ربوہ کے احباب کی بہت بڑی تعداد اور دُور دراز سے آئے ہوئے لوگ بڑی دلچسپی سے یہ مقابلے دیکھ رہے ہیں۔

(الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء)

افسوس! محترم بی عبد الرحیم صاحب پینگاڈی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

محترم حضرت مولانا بی عبد اللہ صاحب فاضل مرحوم کے برادرِ اصغر محترم بی عبد الرحیم صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ کے مورخہ ۳۰ مارچ ۸۰ء بعد دوپہر پینگاڈی میں وفات پا جانے کی افسوسناک خبر یہاں ملی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی ابتدائی تعلیم قادیان اور لاہور میں ہوئی تھی۔ آپ کے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بچپن سے ہی گہرے مراسم تھے۔ خاص کر محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا آپ کو اپنے قریبی عزیزوں میں شمار فرمایا کرتی تھیں۔ وکالت پاس کرنے کے کچھ عرصہ بعد آپ عرب چلے گئے ایک لمبے عرصہ کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہو کر واپس پینگاڈی تشریف لے آئے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد آپ نے اپنے تمام اوقات جماعتی کاموں کے لئے وقف کر دیئے۔ آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق انگریزی میں "A MAN THAT IS CALLED JESUS CHRIST" کے عنوان سے نہایت محققانہ رنگ میں ایک مقالہ لکھا جو اب زیرِ طبع ہے۔ مرحوم ہی کی مخلصانہ مساعی اور کاوشوں کے نتیجہ میں پینگاڈی میں ایک نہایت خوبصورت اور وسیع و عریض دو منزلہ مسجد تعمیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو دُنیاوی اعتبار سے بھی خوب نوازا۔

مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اُن میں ایک صاحبزادی محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بیگم صاحبہ سمیت تین ڈاکٹرز ہیں اور ایک انجینئر۔ آپ کے ایک داماد مکرم ایم۔ اے محمد صاحب مقامی کالج کے پروفیسر ہیں۔ سب لڑکے عرب میں برسرِ روزگار ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے۔ نیز جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ۔ مدراس۔

کانپور میں الوداعی جلسہ اور کُلُوا جَمِیْعًا

مورخہ ۹/۳/۸۰ کو بعد نمازِ عشاء مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کے مکان پر مجلس خدام الاحمدیہ کانپور کے زیرِ اہتمام محترم محمد احمد صاحب سولجہ قائم مقام صدرِ جماعت کی زیرِ صدارت ایک الوداعی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ کو عارضی طور پر کانپور بھجوانے کے سلسلہ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کا شکریہ ادا کیا۔ اور مولوی صاحب موصوف نے قلیل سے عرصہ میں جماعت کے افراد کی جس رنگ میں تربیت کی اس کا ذکر کرتے ہوئے خدام کو اسی جوش اور جذبہ کو برقرار رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی صاحب موصوف نے مکرم محمد ادریس صاحب صدیقی کو اُن کی حسنِ کارکردگی پر ایک تفسیر ... بطور انعام دی۔ صدارتی خطاب کے بعد حاضرین نے اجتماعی طور پر کھانا تناول فرمایا اور بعد دُعا جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

مورخہ ۱۰/۳/۸۰ کو مکرم مولوی صاحب موصوف کو جماعت کے کثیر افراد نے ریلوے اسٹیشن پر الوداع کیا۔

خاکسار:۔ ظفر عالم خاں۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور

اِعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۲۱/۲ کو مکرم مولوی خلیل الدین صاحب فاضل نے عزیزہ سیدہ امۃ المتین سلمہا بنت مکرم سید محمد سرور صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز سید تنویر احمد سلمہ ابن مکرم سید عبد السلام صاحب آف جینیشور مبلغ تین ہزار ایک روپیہ حق مہر پر کیا۔ دوسرے روز مکرم سید عبد السلام صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں سابق وزیر اعلیٰ اڑیسہ۔ بعض سیاسی عمائدین اور غیر مسلم شرفا سمیت قریباً ایک ہزار افراد مدعو تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو موجب خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (ایڈیٹر بدر)

(۲) مورخہ ۱۷/۲ کو مکرم خلیل احمد صاحب مبشر نے عزیزہ عزیز النساء سلمہا بنت مکرم معین الدین صاحب کن گڈی مرحوم آف تیماپور کے نکاح کا اعلان مکرم عزیز احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب آف دیودرگ کے ہمراہ مبلغ پندرہ صد روپے حق مہر پر کیا۔ بعد اعلان نکاح خاکسار نے اجتماعی دُعا کروائی۔ فریقین کی طرف سے اس موقعہ پر بطور شکرانہ ۲۰/- روپے ادا کیئے گئے ہیں۔ جزاھم اللہ خیراً۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ۔ سید محمد یوسف زبیری درویش مقیم تیماپور)

(۳) مورخہ ۲/۳ کو بمقام اونکور خاکسار نے عزیزہ عظمت النساء بیگم سلمہا بنت مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم کا نکاح مکرم محمد منظور احمد صاحب ابن مکرم محمد احمد صاحب سکنہ وڈمان کے ساتھ مبلغ ۱۴۲۵/- روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور احمدیت کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(خاکسار ۔ محمد بشیر الدین زعیم مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ)

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دُعا

میرے والد محترم عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کی افسوسناک وفات پر ہمیں بہت سے احباب و بزرگان کی طرف سے تعزیتی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان سب کا فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ لہٰذا میں بذریعہ اعلان ہذا اپنی اور اپنے سب بھائی بہنوں کی طرف سے تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواستِ دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبرِ جمیل عطا کرتے ہوئے والد مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار: عبد المجید نیاز نزیل قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.

اخبارِ بدر کے شرحِ چندہ میں اضافہ

ہفت روزہ بدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ سرپرستی اور نگران بورڈ بدر کی عمومی نگرانی کے تحت محض جماعت کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ ماہ جنوری ۱۹۷۵ء سے صرف مبلغ -/۱۵ روپے لیا جارہا ہے۔ اندرونِ ملک روز افزوں گرانی اور اُجرتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس وقت دیگر اخبارات و رسائل کی شرحیں قریباً دوگنی ہوچکی ہیں۔ جبکہ اخبار بدر کے چندہ کی موجودہ شرح سے اس کے کاغذ کے سالانہ اخراجات بھی بمشکل پورے ہو رہے ہیں۔ اور اسے اپنے دیگر تمام کثیر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ گرانٹ کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ اندریں حالات اب نگران بورڈ بدر کی سفارش پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یکم مئی ۱۹۸۰ء سے اخبارِ بدر کے چندہ میں معمولی اضافہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نئی شرحیں منظور فرمائی ہیں:

(۱)	اندرونِ ملک سالانہ	مبلغ بیس روپے	(Rs. 20/-)
(۲)	" " ششماہی	مبلغ دس روپے	(Rs. 10/-)
(۳)	قیمت فی پرچہ	چالیس پیسے	(40 NP.)

تمام خریدارانِ بدر کی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ ماہ مئی سے مفصلہ بالا تجدید شدہ شرح کے مطابق اپنا چندہ ارسال فرمائیں۔ اگر کوئی دوست آئندہ سال کے لئے سابقہ شرح کے مطابق پیشگی چندہ بھجوا چکے ہوں، اُن سے بھی نئی شرح کے مطابق کمی کو پورا کرنے کی درخواست ہے۔ بصورتِ دیگر اُن کا مرسلہ چندہ نو ماہ کے لئے متصور کیا جائے گا۔ بیرونی ممالک کے چندہ کی شرح کی تفصیل بعد میں دی جائے گی۔

صدر نگران بورڈ
ہفت روزہ بدر قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفِ لطیف

"سُرمہ چشم آریہ" پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا تبصرہ

"یہ کتاب لاجواب مؤلفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے۔ جو بغرض ریویو مصنف عالی ہمت نے ہمارے پاس بھجوائی ہے۔ اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اس کی تعلیمات (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بنقلِ اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ وہ مطالب بحکم "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" خود شہادت دیں گے کہ وہ کتاب کیسی ہے۔ اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہنے دیں گے۔

مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے۔ اس مقدمہ میں بصفحہ ۱۳ کتاب فرمایا (اس کے بعد اشاعۃ السنہ کے قریباً بارہ صفحات میں "سرمہ چشم آریہ" کے اقتباس دیئے ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہے) صفحہ ۹۱ سے ۲۰۰ تک آریہ کے اُصول، اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہ ہونے پر بحث کی ہے۔ جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے۔

جو صاحب ان مباحث سے حظ اُٹھانا چاہتے ہیں وہ اصل کتاب بقیمت ۱۲ آنہ جناب مصنف سے جو قادیان ضلع گورداسپور میں مقیم ہیں طلب فرماکر ملاحظہ فرمائیں۔ اور جمعیت و حمایتِ اسلام تو اس میں ہے کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخہ خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اصولِ اسلام کی خوبی اور اصولِ مذہب آریہ کی بُرائی زیادہ شیوع پائے گی۔ اور اس سے آریہ سماج کی اُن مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہیں، روک ہوگی۔

دُوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دُوسری تصانیف مرزا صاحب (سراجِ منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔ ہم نے سُنا ہے کہ اس وقت تک سراجِ منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرضِ التوا میں ہے۔ اور اس کے مصارفِ طبع کے لئے آمد قیمت سُرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے اہلِ مذاہب سے مقابلہ کے لئے وقف اور فدا ہو رہا ہے۔ پھر اہلِ اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔ شاید ان خام خیالوں کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جس کو انہوں نے مخالفینِ اسلام کو مقابلہ پر انعام دینے کے لئے رکھا ہوا ہے، فروخت کرکے

صرف کرلیں تو نتیجے کہ وہ ان کو مالی مدد دیں گے۔ ان کا واقعی یہی خیال ہے تو اُن کا حال اور بھی افسوس کے لائق ہے۔ اس افسوس پر بھی اُن کا یہی حال رہا اور انہوں نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر مصارفِ طبع سراجِ مُنیر کے لئے روپیہ مہیا نہ کر دیا تو ہم کو اُن کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا۔ اے خدا تعالیٰ تُو ایسا نہ کر۔ مسلمانوں کو دل، ہمت و سماحت ہمدردی عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ۹ نمبر ۵-۶ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۵۸)
(مُرسلہ: مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان)

تامل ناڈو احمدیہ کانفرنس مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے دُوسری تامل ناڈو احمدیہ سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء بروز اتوار صبح ½۹ بجے تا رات ½۹ بجے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شرکت فرمارہے ہیں۔ نیز یہاں کے مختلف اعلیٰ عہدیدارانِ حکومت اور لیڈران بھی شرکت کر رہے ہیں۔ جو احباب اس کانفرنس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں قبل از وقت ہمیں مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ مدراس کے ذمہ ہوگا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ
Ahmadiyya Muslim Mission
U. I. Colony, MADRAS – 24.

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۹ اِخاء (اکتوبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء بروز جمعرات منعقد ہوگا۔ جملہ زعماء مجالس انصار اللہ بھارت اِس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

وکالت تبشیر قادیان کے پاس لائبریریوں میں بطور ہدیہ رکھوانے کے لئے قرآن مجید (انگریزی) کی پانچ درجن کے قریب جلدیں موجود ہیں۔ جن مقامات پر اعلیٰ پیمانہ کی لائبریریاں سرکاری، مذہبی اور یونیورسٹیوں کی ہیں اور وہاں کوئی جلد رکھوائی جاسکتی ہو تو مکرم اُمراء و صدر صاحبان اس بارے میں مطلع فرمائیں۔

مرزا وسیم احمد۔ وکیل التبشیر والتعلیم قادیان

"مسیح ہندوستان میں"

(نصفِ آخر)

اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے ماہانہ مطالعہ کے سلسلہ میں ماہ اپریل ۱۹۸۰ء کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا نصفِ آخر مقرر ہے۔ حضرت مسیح ناصری کی صلیبی موت سے نجات۔ کشمیر کی طرف آپؑ کی ہجرت اور بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی تلاش اور ان میں تبلیغ وغیرہ کے بعد کشمیر میں ہی آپؑ کی وفات پر لاجواب کتاب ہے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان